

۲۵۳ نمبر
23

سلسلہ اشاعت مامیہ شریکستان رحیم پور لاہور ۱۲۹

امام مرقط

مکتبہ العلوم

کراچی

MABIB ELECTRIC TRADING CO.

حضرت قائم آل محمد علیہ السلام فرجہ کا مختصر
منقذ من تذکرہ

انتم حقیقت رقم

سرکارید العلماء علامہ سید علی نقی النقیوی
مجتہد العصر لکھنؤ

قیمت ۲۰

امامیہ مشن پاکستان ریسرچ سوسائٹی

کا اچھا سوال صحفہ مبارکہ "امام منتظر" آپ کا نظر لوانا ہے جسے امامیہ مشن لکھنؤ نے ذریعہ اشاعت
فرما کر شائقین کے لئے باب معرفت کھولا تھا۔

ائمہ اہل بیت کے بارہویں امام، دورِ حاضرہ کے روحانی شہنشاہ، اللہ کی آخری
حجت، دلی العصر، امام آخر الزماں حضرت قائم آل محمدؑ میں جنکی معرفت حاصل کئے بغیر اگر
انسان مر جائے تو اسکی موت بجاہلیت کی موت ہوگی۔ اہل اسلام ہی نہیں بلکہ اقوام عالم
انکے جلوہ جہاں آرا کے انتظار میں چشم براہ ہیں تاکہ یہ ظلم و جور سے عبرت و دنیا عدل
انصاف سے بھر جائے۔ آج کی سب سے بڑی نسلی امام منتظرؑ کا یقین کے ساتھ انتظار
کرنا ہے کیونکہ آسمانی مذاہب کی کامیابی اور انبیائے کرام کے لائے ہوئے روحانی
پروگرام کی عملی تکمیل اور شیطنت کی مکمل شکست آپ کے وجود زیچود سے
وابستہ ہے۔ عجل اللہ فرجہ۔ خدا ہمیں انکے تاحول سے قرار دے۔

ذیر نظر کتابچہ بھی سرکار سید العلماء مظلّمہ کے ذریعہ قلم کا نتیجہ ہے جس میں آپ
نے حضرت حجت کا مقدس تذکرہ فرمایا ہے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس رسالہ
کی اشاعت کے ساتھ چارہ معصومین کی مختصر سوانح عمریوں کا سلسلہ پیدا ہو گیا۔
ابتداء ملت کی خدمت میں التماس ہے کہ آپ اپنے اپنے ماحول میں ان
رسائل کو مفت تقسیم فرمائیں۔ محافل و مجالس میں جلوہ رتیرک تقسیم کریں۔ اس
صورت میں نثر و رسائل (کوئی ایک یا لاکھ) کی خرید و بیچیں فی حد رعایت دی
جائے گی۔ ہمیں امید ہے کہ ہمدردی یہ صدرا لصبر ثابت نہیں ہوگی۔

(جنرل سیکرٹری)

امامیہ مشن پاکستان ریسرچ سوسائٹی

کا انچاسواں صفحہ مبارکہ "امام منتظر" آپ کا نظر نواز ہے جسے امامیہ مشن لکھنؤ نے زیر بحث لایا ہے
فرما کر شاہ قیسن کے لئے باب معرفت کھولا تھا۔

ائمہ اہل بیت کے بارہویں امام، درجہ حاضرہ کے روحانی شہنشاہ، اللہ کی آخری
حجت، دلی العصر، امام آخر الزماں حضرت قائم آل محمد ہیں جنکی معرفت حاصل کئے بغیر اگر
انسان مر جائے تو اسکی موت بجاہلیت کی موت ہوگی۔ اہل اسلام ہی نہیں بلکہ اقوام عالم
انکے جلوہ جہاں آرا کے انتظار میں چشم براہ ہیں تاکہ یہ ظلم و جور سے جبر لور دنیا عدل و
انصاف سے بھر جائے۔ آج کی سب سے بڑی نیکی امام منتظر کا یقین کے ساتھ انتظار
کرنا ہے کیونکہ آسمانی مذاہب کی کامیابی اور انبیائے کرام کے لائے ہوئے روحانی
پرگرام کی عملی تکمیل اور شیطنت کی مکمل شکست آپ کے وجود زیچود سے
وابستہ ہے۔ عجل اللہ فرجہ۔ خدا ہمیں انکے تاحول سے قرار دے۔

زیر نظر کتابچہ بھی سرکار سید العلماء مظلّمہ کے ذریعہ قلم کا نتیجہ ہے جس میں آپ
نے حضرت حجت کا مقدس تذکرہ فرمایا ہے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس رسالہ
کی اشاعت کے ساتھ چارہ معصومین کی مختصر سوانح عمریوں کا سلسلہ پیدا ہو گیا
ابتداء ملت کی خدمت میں التماس ہے کہ آپ اپنے اپنے ماحول میں ان
رسائل کو مفت تقسیم فرمائیں۔ محافل و مجالس میں جلوہ ریز کر تقسیم کریں۔ اس
صورت میں ستر رسائل (کوئی ایک یا لاکھ) کی خرید و بیچیں فی صد رعایت دی
جائے گی۔ ہمیں امید ہے کہ ہمدردی یہ صدرا لصبر ثابت نہیں ہوگی۔

(جنرل سیکرٹری)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ
وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ ط

ائمہ معصومین کے حالات زندگی کی یہ آخری کڑی حضرت حجت منظر امام مہدی
عجل الزماں عجل اللہ فرجہ کے تذکرہ کے ساتھ مخصوص ہے، وہ حیرت انگیز شخصیتیں جو
انکھول سے دیکھنے پر سمجھ میں نہ آ سکیں، پر وہ میں رہ کر کیا سمجھ میں آ سکتی ہیں، پھر
میں جتنا سن رہا ہوں اور سمجھا رہا ہوں اس کا زبان قلم سے اظہار مقصود ہے۔

"غیب" سے انکار کرنے والے اس رسالہ کے مخاطب نہیں جنہوں نے
بے دیکھے اللہ کو جاننا ہے انہی سے اس "اللہ" کے راستے کے "غیبی" رہنما کا
عارف مقصود ہے۔ اس یقین کے ساتھ کہ وہ ایسی غیب ہے مگر کبھی "مردے"
غیب، بدون "آید" کا حقیقی مصداق بن کر آنے والا ہے، اس کی بارگاہ میں غائبانہ
ملوس و عقیدت کی ایک نیاز مندانه پیشکش منظور ہے کہ قبول افتد زبے غر و شرف

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ص کی نسل مبارک جو آپ کی بیٹی حضرت
فاطمہ زہرا اور داماد حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام سے چلی اور ان

کے چھوٹے فرزند حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے جو مسلسل نو امام ہوئے
ان میں سے آٹھویں امام حضرت امام حسن عسکریؑ تھے اور حسن عسکریؑ کے
فرزند ہمارے بارہویں امام حضرت حجت قاعہ "امام منتظر" عجل اللہ فرجہ ہیں جو اپنے
بار بزرگوار حضرت پیغمبر خدا ص کے بالکل ہم نام اور صورت و شکل میں ہو ہو ان

کی تصویر ہیں۔ والدہ گرامی آپ کی نوہن خانوں، قیصر بادشاہ روم کی پوتی اور محمود
دہلی حضرت عیسیٰؑ کی اولاد سے تھیں۔ امام حسن عسکریؑ کی ہدایت سے حضرت
کی بزرگ مرتبت ہمیشہ صلیبہ خانوں نے ان کو مسائل دینیہ اور احکام شرعیہ
تعلیم دی تھی۔

القاب و خطابات غالباً ائمہ معصومینؑ میں حضرت علی بن ابی طالبؑ کے بعد
سب سے زیادہ القاب ہمارے امام عسکریؑ کے ہیں جن
میں زیادہ مشہور ذیل کے خطابات ہیں۔

۱۔ المہدیؑ: یہ ایسا خطاب ہے جو نام کا قائم مقام بن گیا ہے اور پیشینگوئیاں
آپ کے وجود کے متعلق پیغمبر اکرمؐ اور دیگر ائمہ معصومینؑ کی زبان پر آئیں وہ زیادہ تر
اس لفظ کے ساتھ ہیں اور اسی لئے انہو نے "مہدی" کا اقرار تقریباً ضروریات اسلام میں داخل
ہو گیا ہے جس میں اگر اختلاف ہو سکتا ہے تو اوصاف و حالات کی تعبیر میں لیکن اصل تہ
کے طور کا عقیدہ مسلمانوں کے ہر شخص کو رکھنا لازمی ہے۔ ان حضرات کا ذکر نہیں
اپنے کو مسلمان صرف سوسائٹی کے اثر یا سیاسی مصلحتوں سے کہتے ہیں مگر ان کے دل میں
حاضر و ناظر عدلت پسند رب الارباب کا عقیدہ ہی موجود نہیں تو اس کے رسول
کی کسی ایسی خیر غیبی کی تصدیق جو ابھی وقوع میں نہیں آئی۔ ان کے حاشیہ خیال میں
کہاں جگہ پاسکتی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو معمول کے خلاف اس رسالہ میں
نے مخاطب بنانا نہیں چاہا ہے۔

"مہدی" کے لفظ کے معنی ہدایت پائے ہوئے کے ہیں، اسی لحاظ سے کہ اصل تہ
(راستہ تپانے والی)، ذات خالق ہے جس کے لحاظ سے خود پیغمبرؐ سے خطاب کر کے قرآن کریم

ایٹ آف ہے (انک لا تہدی من احببت وکان اللہ یہدی من یشاء)
 ہمارے بس کی بات نہیں ہے کہ حکم چاہو تم ہدایت کرو، بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا
 ہے اور اسی اعتبار سے سورۃ الحمد میں بارگاہ الہی میں دعا کی گئی ہے اھدنا البصراط
 المستقیم ہم کو سیدھے راستے پر لگا دے اس فقرہ کو خود پیغمبر اور ائمہ معصومین بھی اپنی
 زبان پر جاری کرتے تھے اس لئے خداوند عالم کی ہدایت کے لحاظ سے ان رہنما یان
 کو "ہدی" کہنا صحیح تھا۔ جو صفت کے لحاظ سے سب ہی بزرگوار تھے اور خطاب
 کے لحاظ سے حضرت "امام منتظر" کے ساتھ مخصوص ہو گیا۔

(۲) "القائم" یہ لقب ان احادیث سے مانور ہے جس میں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "دنیا ختم نہیں ہو سکتی جب تک میری اولاد میں سے ایک شخص
 (کھڑا) نہ ہو جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے۔"

صاحب الزمان "اس اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ آپ ہمارے زمانہ کے رہنما ہے جتنی میں
 حجت خدا "ہر نبی اور امام اپنے دور میں خالق کی حجت ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے ہدایت
 و مہراری جو اللہ پر ہے وہ پوری ہوتی ہے اور بندوں کے پاس اپنی کوتاہیوں کے جواز
 کوئی سند نہیں رہتی، چونکہ ہمارے زمانہ میں رہنما فی خلق کی ذمہ داری حضرت کے ذریعہ
 پوری ہوئی ہے اس لئے قیام قیامت تک حجت خدا "آپ ہیں۔"

"منتظر" چونکہ امام "ہدی" کے ظہور کی پیشین گوئی برابر رہنما یان دین دیتے رہے
 ان تک کہ صرف مسلمانوں میں نہیں بلکہ دوسرے مذاہب میں بھی چاہے نام کوئی دوسرا
 کیا انہو لے کا آخر زمانہ میں انتظار ہے ولادت کے قبل سے پیدائش کا انتظار رہا
 بغیث کے بعد دنیا کو ظہور کا انتظار ہے اس لئے آپ خود حضرت حکم الہی کے منتظر

ہوتے ہوئے تمام خلق کے لئے منتظر یعنی مرکز انتظار ہیں۔
پیشین گوئیاں | آپ کے دنیا میں آنے سے پہلے پیشین گوئی تواتر طریقہ پر پیغمبر اسلامؐ اور ائمہ معصومینؑ کی زبانوں پر آتی رہی تھی جن میں سے اس وقت ہر معصوم کی صرف ایک نبی اس موقع پر درج کی جاتی ہے۔

حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰؐ | حضرت کی زبان مبارک سے احادیث اس کثرت سے اس موضوع پر وارد ہوئی ہیں کہ صحاح و مسانید و اخبار کے کتب ان سے معمور ہیں۔ اور متعدد علمائے اہلسنت ان کو مستقل تصانیف میں جمع کیا ہے جیسے حافظ محمد بن یوسف کنجی شافعی نے "اللبیان فی اخبار صاحب الزمان" میں حافظ ابو نعیم اصفہانی نے "ذکر نعت المہدی" ابو داؤد سجستانی نے اپنے سنن میں سب کا صحاح ستہ میں شمار ہوتا ہے۔ کتاب "المہدی" کا مستقل عنوان قائم کیا ہے اسی طرح ترمذی نے "صحیح" میں اور ابن ماجہ قزوینی نے ان کی کتاب سنن میں حاکم نے استدرک میں بھی ان احادیث کو وارد کیا ہے۔

صرف ایک حدیث یہاں درج کی جاتی ہے، وہ یہ ہے۔ ابن عباسؓ نے زبان کی حضرت رسول خداؐ سے فرمایا۔ انا سید النبیین و علیؑ سید الوصیین و اوصیائی بعدی اثنا عشر اولہم علیؑ و آخرہم المہدیؑ میں انبیاء کے سردار ہوں اور علیؑ اوصیاء کے سردار ہیں میرے اوصیاء (قائم مقام) میرے بعد بارہ ہوں گے جن میں اول علیؑ ہیں اور آخری مہدیؑ ہوں گے۔

(۲) حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہراؑ سلام اللہ علیہا | کافی کلینی میں جابر بن عبد اللہ انصاری

۳ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب

کمال الدین میں امام رضاؑ کی حدیث آچکے آبائے طاہرین کے ذریعہ سے نقل کی ہے
کہ جناب امیرؑ نے اپنے فرزند امام حسینؑ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ تیری نسل میں سے نواں وہ
ہے جو حق کے ساتھ قائم دین کا ظاہر کرے والا اور عدل و انصاف کا پھیلنے والا ہوگا
۴۔ امام حسن مجتبیٰؑ | صدق کمال الدین میرے بھائی حسینؑ کی نسل سے نواں
جب پیدا ہوگا تو خداوند عالم اسکی عمر کو غیبت کی حالت میں
طولانی کرے گا، پھر حیب وقت آئیگا تو اسے اپنی قدرت کاملہ سے ظاہر فرمائے گا۔

سید الشہداء امام حسین علیہ السلام | نواں میری نفس میں سے وہ امام ہے جو حق کے ساتھ قائم ہوگا جس کے ذریعہ سے اللہ زمین کو موت کے بعد زندگی عطا کرے گا اور جس کے ذریعہ سے دین حق کو تمام مذاہب پر غلبہ حاصل ہوگا۔ اسکی ایک مولائی غیبت ہوگی جس میں بہت سے گمراہ ہو جائیں گے اور کچھ ثابت قدم رہیں گے جن میں ایذا میں برداشت کرنا پڑے گی اور ان سے لوگ کہیں گے کہ اگر سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ پورا کب ہوگا جو اس غیبت کے زمانہ میں اس اذیت اور آسکار پر صبر کریں گے انہیں رسول کے ہمراہ رکاب جہاد کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔

۷۔ امام زین العابدینؑ ہم میں سے قائم وہ ہوگا جسکی ولادت لوگوں سے پونہ تیرہ روز پہلے
 یہاں تک کہ عام لوگ کہیں گے وہ پیدا ہی نہیں ہوا۔

۸۔ امام محمد باقرؑ کافی کلینی حسینؑ کے بعد نو امام معین ہیں جن میں سے نواں
 قائم ہوگا۔

۹۔ امام جعفر صادقؑ اصل الشرائع شیخ صدوق میں روایت ہے فرمایا حضرت
 نے کہ میرے موٹے فرزند کی نسل سے پانچواں قائم آل محمدؑ ہوگا۔

۱۰۔ امام موسیٰ کاظمؑ کمال الدین صدوقؑ کسی نے امام موسیٰ کاظمؑ سے کہا کہ کیا آپ قائم
 بحق ہیں حضرت نے فرمایا حق کے ساتھ قائم و بقرار تو میں بھی

ہوں مگر اصل میں قائم وہ ہوگا جو زمین کو دشمنان خدا سے پاک کر دے اور اسے عدلی انصاف
 سے ملو کر دے گا وہ میری اولاد میں سے پانچواں شخص ہوگا۔ اسکی ایک طو لانی غلیبت ہوگی جس
 میں بہت سے مرتد ہو جائیں گے اور کچھ لوگ ثابت قدم رہیں گے۔

۱۱۔ امام رضاؑ دجبل نے جب آپ کے سامنے اپنا مشہور قصیدہ پڑھا اور اس میں
 ان دو شعر وں تک پہنچے :-

خروج امام لا محالة قائم
 یمیز فینا کل حق و باطل
 نہانہ میں ظہور قائم آل عبا ہوگا
 جہاں میں امتیاز حق و باطل کے کر دے گا
 یقوم علی اسماء اللہ والبرکات
 ویجزی علی النعماء والقیامات
 مدد سے جو خدا کے نام و برکت کی کھڑا ہوگا
 وہ دیکھا مومن و کافر کو ہر کہ دار کا بدلا
 یہ سنتے ہی امام رضاؑ نے گریہ فرمایا اور پھر سراٹھا کر کہا اے دجبل یہ شعر تمہاری
 زبان پر روح القدس نے جاری کرائے ہیں تمہیں معلوم بھی ہے کہ یہ امام کون ہے

اور کب کھڑا ہوگا۔ دلیل نے کہا یہ تفصیلات تو مجھے معلوم نہیں، مگر میں یہ سننا چاہوں
 کہ آپ میں ایک امام ایسا ہوگا جو زمین کو نساد سے پاک اور عدل و انصاف سے مملو
 کر دے گا۔ حضرت نے فرمایا: اے دلیل میرے بعد امام میرا فرزند محمد ہوگا اور اس کے بعد
 اس کا فرزند علی اور علی کے بعد اس کا بیٹا حسن اور حسن کے بعد اس کا بیٹا قائم ہوگا
 جس کی غیبت کے دور میں اس کا انتظار رہے گا اور ظہور کے موقع پر دنیا اس کے
 سامنے تسلیم خم کرے گی۔

امام محمد تقی قائم ہم میں سے وہی تہدی ہوگا جو میری نسل میں تیسرا ہوگا۔

۱۲۔ امام علی نقی میرا جانشین تو بعد میرے میرا فرزند حسن ہے مگر اس کے
 جانشین کے دور میں تمہارا کیا عالم ہوگا۔ سننے والے نے پوچھا
 کیوں؟ اس کا کیا مطلب؟ فرمایا اس لئے کہ تمہیں اسے دیکھنے کا موقع نہ ملے گا اس
 کے بعد نام تک لینے کی اجازت نہ ہوگی۔ عرض کیا گیا پھر اس کا نام کس طرح لیا جائے گا
 فرمایا بس یوں کہنا کہ ”الحجۃ من آل محمد“

۱۳۔ امام حسن عسکری حضرت سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کے ابائے طاہرین

عالی نہیں ہو سکتی؟ اور جو مرجع ہے اور اپنے امام زمانہ کی اسے معرفت حاصل نہ ہوئی ہو وہ
 حقیقت کی موت دنیا سے گیا؟ آپ نے فرمایا کہ بیشک یہ اسی طرح حق ہے جس طرح روز
 روشن ہوتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ پھر حضور کے بعد حجت اور امام کون ہوگا۔ فرمایا ”میرا فرزند
 میرا پسر امام کا ہم نام ہے میرے بعد امام و حجت ہوگا جو شخص بغیر اس کی معرفت حاصل

کئے ہوئے دنیا سے اٹھا وہ جاہلیت کی موت مرا، بیشک اسکی غیبت کا دور اتنا طولانی ہوگا
جس میں جاہل لوگ حیران و سرگردان پھریں گے اور باطل پرست ہلاکت ابدی میں گرفتار ہونگے
اور وقت مقرر کر کے پیشین گوئیاں کیسنے والے غلط گو ہوں گے۔

نتیجہ - ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر اسلام کے وقت سے لیکر بارہ ہجری میں
اس ذات کی خبر دی جاتی رہی تھی جو مہدی دین ہوگا بلکہ دعویٰ کی روایت سے ظاہر ہے کہ پیامبر
آنا مشہور تھا کہ شعر تک اسے نظم کرتے تھے اس کے ساتھ تواریخ پر نظر کرنے سے اندازہ ہوتا
ہے کہ دوست و دشمن سب ان حدیثوں سے واقف تھے۔ یہاں تک کہ لیس اوقات ان سے
غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے تھے چنانچہ سلسلہ عباسیہ میں سے محمد نام حبیب کا تھا اس
نے اپنا لقب مہدی اسی لئے اختیار کیا اور نسل امام حسنؑ سے عبداللہ تحف کے نزدیک محمد کے
متعلق بھی مہدی ہونیکا عقیدہ قائم کیا اور کیسانہ نے محمد بن حنفیہ کے متعلق یہ خیال
نہا ہر کیا۔ مگر ائمہ اہل بیتؑ میں سے ایک معصوم ہستی کا اسی وقت پر وجود خود ان خیالات کی رو
کے لئے کافی تھا اور یہ حضرات ان غلط دعویٰ داروں کے دعویٰ کے غلط بتانے کے ساتھ
اصل مہدی کے اوصاف اور اسکی غیبت کا تذکرہ برابر کرتے رہے۔ اس سے یہ حقیقت
صاف ظاہر ہو گئی کہ اصل مہدی کی تشریف آوری کا انتظار متفقہ طور پر موجود تھا اس
کے ساتھ پیغمبرؐ کی حدیثیں بھی متواتر صورت سے موجود تھیں کہ میری اولاد میں بارہ جانشین
میرے ہوں گے اور یہ تعداد خود ان غلط مدعیوں کے دعویٰ کے اعلان کے لئے کافی
تھی لیکن اب جبکہ امام حسن عسکریؑ تک گیارہ کی تعداد ائمہ کی پوری ہو گئی تو دنیا بے چینی کے
ساتھ اسی امام کی طلب گار ہو گئی جو اپنی پیدائش کے قبل بھی منتظر تھا اور پیدائش کے بعد
بھی غیبت کی بنا پر مسحت الہی کے تقاضا تک منتظر رہنے والا تھا۔

ولادت وہ وقت جبکہ معصومین کو انتظار تھا آخر کو آ ہی گیا۔ اور پندرہ شعبان ۲۵۵ھ کی رات کو سامریہ میں اس مبارک و مقدس بچے کی ولادت ہوئی۔ امام حسن عسکریؑ نے اس موقع پر کئی مقدار میں روٹیاں اور گوشت راہِ خدا میں صدقہ کیا یا اور عقیقہ میں کئی بکریوں کی قربانی فرمائی۔

نشو و نما اور تربیت ائمہ اہل بیتؑ میں یہ کوئی نئی بات نہیں کہ انکو ظاہری حقیقت سے تعلیم و تربیت کا موقع حاصل نہ ہو سکا ہو اور وہ بچپن ہی میں قدرت کی طرف سے انتظام خاص کے ساتھ کمالات کے جوہر سے آسائے کر کے امامت کے درجہ پر فائز کر دیے گئے ہوں۔ اسکی نظیریں حضرت امام منتظرؑ کے پہلے بھی کئی سامنے آچکی تھیں جیسے آپ کے جدِ بزرگوار حضرت امام علی نقیؑ جنکی عمر اپنے والد امام محمد تقیؑ کی وفات کے وقت چھ برس اور چند مہینہ سے زیادہ نہ تھی اور اس کے پہلے امام محمد تقیؑ جن کی عمر اپنے والد امام رضاؑ کے انتقال کی وقت آٹھ برس سے زیادہ نہ تھی ظاہر ہے کہ یہ بات عام افراد کے لحاظ سے بظاہر اسباب نشو و نما اور تعلیم و تربیت کیلئے نا کافی ہے مگر جب خالق کی مخصوص عطا کو ان حضرات کے بارے میں تسلیم کریں تو اب سات اور چھ اور پانچ برس کے فرق کا بھی کوئی سوال باقی نہیں رہ سکتا۔ اگر سات برس کے سن میں امامت کا منصب حاصل ہو سکتا ہے اور چھ برس کے سن میں حاصل ہو سکتا ہے جسکی نظیریں قبل کے اماموں کے یہاں دنیا کی آنکھوں کے سامنے آچکیں تو پانچ یا چار برس میں بھی یہ منصب اسی طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اسمیں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے ہمارے ہوں امام کو اپنے والد کی آغوش شفقت و تربیت سے بہت کم عمر میں جدا ہونا پڑا یعنی شعبان ۲۵۵ھ میں آپ کی ولادت ہوئی اور بریج الاول ۲۵۶ھ میں

آپ کے والد بزرگوار حضرت امام حسن عسکریؑ کی وفات ہو گئی۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی عمر اس وقت ساڑھے چار برس کی تھی اور اسی کمسنی میں آپ کے سر پر خاق کی طرف سے امامت کا تاج رکھ دیا گیا۔

حکومت وقت کا تحسین

بالکل اسی طرح جیسے فرعون مصر نے پیشین گوئی سن لی تھی کہ نبی اسرائیل میں پیدا ہونے والا ایک بچہ میرے ملک کی تباہی کا باعث ہو گا تو اس نے اس کی کوششیں صرف کر دیں کہ وہ بچہ کسی طرح پیدا ہی نہ ہونے پائے اور پیدا ہو تو زندہ نہ رہنے پائے اسی طرح متواتر احادیث کی بنا پر عباسی سلطنت کے فرمانروا کو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ حسن عسکریؑ کے یہاں اس مولود کی پیدائش ہو گی جس کے ذریعہ باطل حکومتیں تباہ ہو جائیں گی تو اسکی طرف سے انتہائی شدت کے ساتھ انتظامات کئے گئے کہ ایک ایسے مولود کی پیدائش کا امکان باقی نہ رہے۔ اسی لئے امام حسن عسکریؑ کو مسلسل قید و بند میں رکھا گیا مگر قدرت الہی کے سامنے کوئی بڑی سے بڑی مادی طاقت بھی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

جس طرح فرعون کی تمام کوششوں کے باوجود موسیٰؑ پیدا ہوئے اسی طرح سلطنت عباسیہ کے تمام انتظامات کے باوجود امام منتظرؑ کی ولادت ہوئی۔ مگر یہ قدرت کی طرف کا انتظام تھا کہ آپ کی پیدائش کو صغیرہ راز میں رکھا گیا اور جسے قدرت اپنا راز بنائے اس کے افشا پر کون قادر ہو سکتا ہے۔ بیشک ذرا دیر کے لئے خود اسکی مصلحت اسکی منتقاضی ہوئی کہ راز پر پردہ ہٹایا جائے۔ جب امام حسن عسکریؑ کا جنازہ غسل و کفن کے بعد نماز جنازہ کیلئے رکھا ہوا تھا اشیعیان خاص کا مجمع تھا اور نماز کیلئے صفیں بندھ چکی تھیں۔ امام

حن عسکریؑ کے بھائی جعفر نماز جنازہ پڑھانے کیلئے آگے بڑھ چکے تھے اور تکبیر کہنا ہی چاہتے تھے کہ ایک دفعہ حرم سرا سے امامت سے ایک کمن بچہ برآمد ہوا اور پڑھتا ہوا صفوں کے آگے پہنچا اور جعفر کی عبا کو ہاتھ میں لیکر کہا اچھا پیچھے بیٹھے اپنے باپ کی نماز جنازہ پڑھانے کا حق مجھے زیادہ ہے۔ جعفر بیباختہ پیچھے بیٹھے اور صاحبزادہ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی، پھر صاحبزادہ حرم سرا میں واپس گیا۔ غیر ممکن تھا کہ یہ خبر خلیفہ وقت کو نہ پہنچتی پھر پھر پہنچی اور اب زیادہ شدت و قوت کے ساتھ تلاش شروع ہو گئی کہ ان صاحبزادہ کو گرفتار کر کے قید کر دیا جائے یا ان کی زندگی کا خاتمہ کیا جائے۔

غیبت حضرت امام منظرؑ کی امامت کا زمانہ اب تک دو غیبتوں پر تقسیم رہا ہے ایک زمانہ غیبت صغریٰ اور ایک غیبت کبریٰ، اسکی بھی نہر معصومین کی زبان پر پہلے ہی آچکی تھی۔ جسے پیغمبر خدام کا ارشاد اس کیلئے ایک غیبت ہو گی جس میں بہت سی جماعتیں گمراہ پھرتی رہیں گی اور اس کی غیبت کے زمانہ میں اس کے اعتقاد پر پورا نہ ہونے والے گوگرد و سرخ سے زیادہ نایاب ہونگے۔ حضرت علی بن ابیطالبؑ کا ارشاد ہے قائم آل محمد کے لئے ایک طولانی غیبت ہو گی۔ میری آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہے وہ منظر کہ دوستان اہلبیت اسکی غیبت کے زمانہ میں سرگرداں پھر رہے ہیں جس طرح جانور چراگاہ کی تلاش میں سرگرداں پھرتے ہیں، دوسری حدیث میں اسکا ظہور ایک ایسی غیبت اور حیرانی کے بعد ہو گا جس میں اپنے دین پر صرف با اخلاص اصحاب لقین ہی قائم رہ سکیں گے۔ امام حسنؑ کا قول اللہ اسکی عمر کو اسکی غیبت کی حالت میں طولانی کرے گا، امام حسینؑ کا ارشاد اس کی ایک غیبت ہو گی جس میں بہت سی جماعتیں گمراہ ہو جائیں گی، امام محمد باقرؑ کا ارشاد اسکی غیبت اتنی طولانی ہو گی کہ بہت سے گمراہ ہو جائیں گے۔ امام جعفر صادقؑ نے